

لطیفہ ۲۸

توبہ کے بیان میں

قال الشرف :

التوبة هي الاعراض عن الافعال القبيحة والاقبال على الاعمال الحسنة حضرت سید اشرف جہانگیرؒ نے فرمایا، توبہ برے کاموں سے بچنے اور اچھے کاموں پر توجہ دینے کو کہتے ہیں۔ نیز بشری کدورتوں اور بنیادی عادتوں سے بھی احتراز کرنا توبہ ہے، جیسے کدورت، حسد، نفاق، جھوٹ، بخل، حرص و طمع، فریب و ریا، تہمت اور غیبت وغیرہ۔ جو شخص ہمیشہ ان برائیوں میں مبتلا رہتا ہے وہ خدا اور رسول اللہ ﷺ سے حجاب میں رہتا ہے۔ اولیاء اللہ اور ذمہ دار اہل شرع نے ان برائیوں سے منع فرمایا ہے۔ جو شخص مذکورہ عادتوں کو چھوڑ دیتا ہے اور برعکس خوبیوں کو اپناتا ہے جیسے، سخاوت، رواداری، اچھے اخلاق، انکسار اور کم آزاری تو حجاب دور ہو جاتا ہے۔ کم آزاری ایسی خوبی ہے کہ اس میں تمام خوبیاں شامل ہیں۔ بیت

مباش در پئے آزار ہر چہ خواہی کن

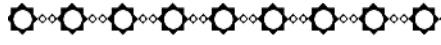
کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست

ترجمہ: (اے مخاطب) کسی (انسان) کے درپئے آزار نہ ہو، اس کے علاوہ جو چاہے کر، کیوں کہ ہمارے مسلک میں بجز دل آزاری کے اور کوئی گناہ نہیں ہے)

حضرت قدوة الکبرؒ فرماتے تھے کہ سالک کے لیے مذکورہ پسندیدہ اوصاف کی ہر ایک خوبی، تمام عبادتوں اور سعادتوں کی اصل ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ مذکورہ اوصاف میں سے کسی ایک صفت پر عمل کیا جائے تو باقی خوبیاں بھی اس میں شامل ہو جاتی ہیں۔

ایک پیر سے چور کے مرید ہونے کا قصہ:

نقل ہے کہ ایک چور جو چوری کرنے کی تمام گھاتوں سے واقف تھا ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت کرنے کی درخواست کی، چوں کہ وہ چوری کے فن میں مشہور زمانہ تھا، بزرگ نے فرمایا، مرید ہونے کی غرض و غایت گناہوں

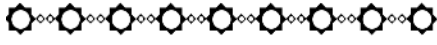


سے توبہ کرنا ہے اس لیے ضروری ہے کہ تم اپنے مشہور فعل (چوری کرنے) سے توبہ کرو۔ چور نے کہا یہ توبہ میں ہرگز نہ کروں گا۔ شیخ نے مرید کرنے سے انکار کر دیا لیکن وہ اصرار کرتا رہا کہ شیخ اسے مرید کریں۔ جب رڈو کد بہت بڑھ گئی تو بزرگ نے فرمایا، تمہیں مجھ سے ایک بات کا عہد کرنا پڑے گا باقی باتیں تم پر چھوڑتا ہوں کرو یا نہ کرو۔ اور وہ بات یہ ہے کہ تم اپنے کام میں انصاف کرو گے جو کام کرو گے انصاف پر قائم رہو گے۔ چور نے بزرگ کی یہ بات مان لی۔ بزرگ نے اسے اپنا مرید کر لیا۔

مرید ہونے کے بعد چور اپنے گھر آ گیا۔ اس کی بیوی نے اس سے روزانہ کا مقررہ خرچ طلب کیا۔ اس نے بیوی سے دریافت کیا کہ اس وقت گھر میں کتنے روز کا سامان ہے۔ بیوی نے جواب دیا کہ دو تین روز کے لیے کافی ہوگا۔ چور نے کہا یہ بات انصاف کے خلاف ہے کہ گھر میں دو تین روز کی خوراک موجود ہو اور میں چوری کرنے کے لیے نکلوں۔ جب دو تین دن میں خوراک کا ذخیرہ ختم ہو گیا تو چور گھر سے نکلا اور ہمسائے کے گھر میں داخل ہوا۔ اس کے دل میں خیال آیا کہ یہ بات انصاف سے بعید ہے کہ ہمسائے کے گھر میں چوری کی جائے۔ وہاں سے نکل کر دوسرے گھر میں داخل ہوا۔ اس کے دل میں پھر خیال گزرا کہ یہ بھی ہمسائے کا ہمسایہ ہے۔ یہ بات انصاف کے خلاف ہوگی کہ ہمسائے کے ہمسائے کے گھر میں چوری کی جائے۔ مختصر یہ کہ اسے سارا شہر ہمسایہ نظر آیا۔ پھر اس نے سوچا کہ بادشاہ کے محل میں بیت المال سے چوری کی جائے کہ وہاں سے کچھ حاصل کرنا میرا بھی حق ہے۔

جب بادشاہ کے محل میں داخل ہوا تو ہیروں اور موتیوں کا خزانہ نظر آیا۔ اس نے اپنے دل میں کہا یہ انصاف نہیں ہے کہ تھوڑی سی زندگی کے لیے زرو جواہر کا اس قدر خزانہ چوری کروں اور عام لوگوں پر صرف کروں۔ اس نے چاندی کے سکوں کی ایک تھیلی اٹھائی وہ بھی ضرورت سے زیادہ معلوم ہوئی۔ اس نے تھیلی کو پھاڑ کر چاندی کے تھوڑے سکے لیے اور خزانے سے نکل آیا۔ جب مغرب کا سکہ مشرق کے ٹکسال سے طلوع ہوا (صبح ہوئی) تو سارے شہر میں دھوم مچ گئی کہ رات بادشاہ کے محل میں چوری ہوئی۔ ادھر شاہی محل میں جب تفتیش کی گئی تو معلوم ہوا کہ ایک تھیلی سے چاندی کے چند سکوں کے سوا کچھ چوری نہ ہوا۔ اس عہد کا بادشاہ بہت ہی منصف مزاج تھا۔ اس نے کہا یقیناً چور انصاف پسند ہے اسے تلاش کر کے ہمارے حضور پیش کرو۔ چوں کہ وہ چور مشہور زمانہ تھا پکڑ کر لایا گیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ خزانے میں داخل ہو کر اس قدر کم سکے چرانے کی کیا وجہ تھی۔ چور نے جواب دیا، اے میرے بادشاہ میں نے اپنے شیخ سے عہد کیا تھا اس کے خلاف عمل نہیں کر سکتا تھا پھر اس نے سارا قصہ بادشاہ کے حضور بیان کر دیا۔ بادشاہ نے فیصلہ دیا کہ یہ سچ کہتا ہے۔

(پھر اس سے مخاطب ہو کر کہا) جب تو نے اس قدر انصاف سے کام لیا تو ہمیں بھی انصاف سے گزرنا نہیں چاہئے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ بیت المال سے اس کی ضرورت کے مطابق روزیہ مقرر کیا جائے تاکہ اس کے اہل و عیال بھوکے نہ مریں، چنانچہ بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی گئی۔ اس حکایت کے تعلق سے آپ نے فرمایا، سبحان اللہ! ایک پسندیدہ عمل سے چور



اس مرتبے کو پہنچا اگر کوئی شخص جملہ اخلاقِ حمیدہ سے موصوف ہو تو کس قدر جزا کے لائق ہوگا۔ رباعی: ط

کسے کو سیرتِ انصاف گیرد
چو عنقا عرصہ تا قاف گیرد
وگر با این ہمہ موصوف گردد
ز بزمِ دردِ نوشتاں صاف گیرد

ترجمہ: جو شخص انصاف کی سیرت اپناتا ہے، اس کی رسائی عنقا کی طرح قاف تک ہو جاتی ہے (سارے عالم کا عزیز ہو

جاتا ہے)، اگر وہ جملہ اخلاقِ حمیدہ سے آراستہ ہو جائے تو تلچھٹ کے بجائے صاف شراب حاصل کرتا ہے۔

حضرت قدوۃ الکبریٰ فرماتے تھے کہ توبہ کا حکم تمام لوگوں کے لیے ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ

جَمِيعًا ط (سب اللہ سے توبہ کرو۔) لوگ ہر گھڑی توبہ کے دامن سے لپٹے رہیں تاکہ وصول کے گریبان تک رسائی حاصل

ہو سکے۔ کافر اپنے کفر سے توبہ کریں تاکہ ایمان سے مشرف ہوں۔ گناہ گار گناہوں سے توبہ کریں تاکہ مخلص اور اطاعت

گزاروں میں شامل کیے جائیں۔ مومن و مسلم ظاہری برائیوں کو ترک کریں اور باطنی خوبیوں سے آراستہ ہونے کی کوشش

کریں۔ اہل سلوک ادنیٰ مقام سے اعلیٰ مقام کی جانب ترقی کریں۔ اصحابِ کشف نعمت یقین سے مشرف ہوں۔ حاصلِ کلام

یہ ہے کہ ہر شخص جس مقام پر ہے اس پر فرض ہے کہ وہاں سے اعلیٰ مقام کی جانب گام زن ہو کہ مشائخ کے کلام میں آیا ہے

من رضی عن مقامه سقط عن امامه (یعنی جو شخص اپنے مقام پر جم کر رہ گیا وہ اپنے امام سے مچھڑ گیا یعنی ترقی سے محروم

ہو گیا)۔ آیات :

پائے طلب ہر کہ بدیں رہ فتاد

ہر چہ رسیدش بسر او نہ نہاد ط

جو شخص اس راستے میں پائے طلب رکھے، اسے جو کچھ حاصل ہو اس پر اکتفا نہ کرے۔

گام بہ گام از چہ فزوں تر بود

گام ازاں گام بروں تر بود

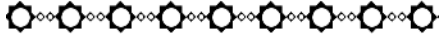
قدم بہ قدم آگے بڑھتا جائے، پہلے قدم کی حد سے دوسرا قدم باہر رکھنا چاہئے۔

ط یہ اشعار رباعی کے معروف وزن و بحر میں نہیں ہیں۔

ط پارہ ۱۸۔ سورہ نور آیت ۳۱۔

ط یہ مصرع غالباً سہو کتابت کے باعث بے وزن ہو گیا ہے، دوسرے شعر کے پہلے اور دوسرے مصرعے میں کام بہ کام اور کام ازاں کام تحریر کیا گیا ہے۔

احقر مترجم نے قیاسی تصحیح کر کے ترجمہ کیا ہے۔ (مطبوعہ نسخہ ص ۱۵۲)



ہر کہ ازیں گو نہ ندارد عنان
 باد درال سینہ زد و ناں سناں
 جو طالب اس آرزو مندی سے راستہ طے نہ کرے خدا کرے کمتر لوگوں کا نیزہ اس کے سینے سے پار ہو جائے۔
 اشرف ازیں راہ ز سستی نہ شد
 راہ بلندیش ز پستی نہ شد
 اے اشرف یہ راہ بے دلی سے طے نہیں ہوتی۔ بلند و بالا راستے پستی میں رہ کر طے نہیں ہوتے۔

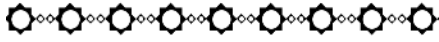
حضرت قدوة الکبریٰ فرماتے تھے کہ سبحان اللہ! توبہ کرنے والوں کا اس سے زیادہ کیا مرتبہ ہوگا کہ تائب کہتا ہے ”تُوبْتُ“ (میں توبہ کرتا ہوں) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”قَبِلْتُ“ (میں قبول کرتا ہوں) توبہ کے بعد انابت ہے۔ عام مومنین عذاب کے خوف اور ثواب کی امید کے سبب کبیرہ گناہ سے توبہ کرتے ہیں (لیکن) انابت خواص کا مقام ہے جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے، وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ ط (رجوع کرو تم اپنے رب کی طرف) خواص صغیرہ گناہوں سے بچنے، قلبی خطرات سے محفوظ رہنے اور نفسانی خواہشوں کے ترک کرنے کے لیے رجوع کرتے ہیں۔ انبیاء اور کامل اولیاء، عشق و محبت، معرفت و قربت اور رویت حاصل کرنے کے لیے رجوع کرتے ہیں۔

انابت کی حقیقت ماسوئی اللہ سے اعراض کرنا ہے اور بعض حضرات کے نزدیک انابت مرتبہ ثانیہ ہے۔ بعض کہتے ہیں، التوبة من جهة العبد والاناابة من المعبود، والتوبة في الحق الطالب والاناابة من مواهب المطلوب یعنی توبہ بندے کی جانب سے ہے اور انابت (رجوع ہونا) معبود کی عنایت ہے۔ توبہ طالب پر واجب ہے اور انابت مطلوب (حق تعالیٰ) کے انعامات ہیں۔

اصحاب طریقت کی توبہ و انابت کا طریقہ:

حضرت قدوة الکبریٰ فرماتے تھے کہ توبہ اتنی پختہ کریں کہ پھر برے افعال میں مبتلا نہ ہوں بلکہ دل میں برے افعال کا خیال تک پیدا نہ ہو۔ صغیرہ گناہوں پر اصرار سے کبیرہ گناہ ہو جاتا ہے۔ کبیرہ گناہوں سے استغفار کرنے سے مغفرت کے آثار جلد ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ ہر زمانے کے اکابر نے توبہ کرنے اور پھر توڑنے سے پناہ مانگی ہے۔ رباعی :

در دل اثر گناہ بر لب توبہ
 در صحت خوش دلی و در تب توبہ



ہر روز شکستن ست ہر شب توبہ

زیں توبہ نادرست یارب توبہ

ترجمہ: دل میں گناہ کا اثر قائم ہے اور زبان پر توبہ کی رٹ لگی ہے۔ تندرستی میں مبتلائے عیش ہو جاتے ہیں۔ بیمار پڑتے

ہیں تو توبہ کرتے ہیں۔ رات کو توبہ کرتے ہیں اور دن کو توڑ دیتے ہیں، خدا یا ایسی غلط توبہ سے توبہ ہے۔

بعض حضرات نے اس کے برعکس بھی کہا ہے یعنی اگرچہ ہر روز گناہ سرزد ہو لیکن جان و دل کی سچائی کے ساتھ توبہ

کرتا رہے تو الثائب من الذنب کمن لا ذنب له کے دائرے میں آجاتا ہے یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مثل ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو۔

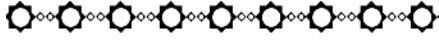
حضرت قدوة الکبراً نے فرمایا، جب توبہ کرنے والا توبہ کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ پہلے غسل کرے پھر اللہ تعالیٰ کے لیے دو رکعت نماز ادا کرے۔ اگر شیخ کا انتقال ہو چکا ہے تو اس کی ولایت سے امداد طلب کرے ورنہ شیخ کے حضور میں توبہ کرے۔ مناجات میں عرض کرے، الہی جس قدر ظاہر کا امکان ہو سکتا ہے میں پاک ہو گیا ہوں، باطن پر میری دسترس نہیں ہے۔ اپنی عنایت سے میرے دل کی لوح سے اپنے غیر کے خیال کو مٹا دے (بعد ازاں) یہ دعا پڑھے اللہم طہر ظاہری بالماء و باطنی بالصفاء یعنی اے میرے اللہ میرے ظاہر کو پانی سے پاک کر دے اور میرے باطن کو پاکیزگی (عطا فرما)۔ تائب کو چاہئے کہ اپنے دل میں اتنا پختہ ارادہ کرے کہ اب میں ان جرائم کا دوبارہ ارتکاب نہ کروں گا۔ توبہ کرتے وقت توبہ کرنے والے کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہو اور آنکھیں اشکبار ہوں۔ توبہ دوزخ کے عذاب یا بہشت کی امید سے نہ کرے بلکہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا، خوشنودی اور ہدایت کے لیے کرے۔ کیوں کہ منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اگر میں اس قدر بے انتہا موجودات اور بے نہایت مخلوقات میں سے دو مکان (بہشت و دوزخ) پیدا نہ کرتا تو میں پرستش کے لائق نہ ہوتا۔“۔ یہ ہمت کے لیے بہت آسان ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کسی امید پر کریں۔ ابیات:

کسے کش پرستد زبیم عقاب

نیا بد ز کردار کردہ ثواب

ط و اوین کے درمیان ترجمے کی فارسی عبارت یہ ہے: ”چہ نقلست کہ حق تعالیٰ می فرماید، اگر من در چندین موجودات بے نہایت و مخلوقات بے غایت دو مکان مخلوق نہ کر دے، من سزائے بندگی نمی شدے۔“

اس عبارت میں غالباً سہو کتابت ہے جس کے باعث عبارت کا مفہوم ڈولیدہ ہو گیا ہے۔ حضرت سید اشرف جہاں گیر سمنائی کے ملفوظ گرامی کے سیاق و سباق کے پیش نظر واضح ہدایت یہ ہے کہ توبہ، عبادت اور ہر نیک عمل اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا جائے۔ یہ نہ ہو کہ بہشت کی امید یا دوزخ کے عذاب کے ڈر سے عبادت کی جائے۔



ثوابِ کہ مشہور باشد دہند

ز مقصود صد طعنہ برسر دہند

ترجمہ: جو کوئی اس کی عبادت عذاب کے ڈر سے کرتا ہے اسے کیے گئے عمل کا ثواب نہیں ملتا، وہ سینکڑوں طعنوں سے درگزر فرما کر مقصود کی نسبت سے ثواب عطا کرتے ہیں۔

حضرت قدوۃ الکبریٰ فرماتے تھے کہ کوئی مذلت توبہ سے اور کوئی رفعت انابت سے بالا تر نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص توبہ کے لیے (چند) قدم چلے گا اور توبہ نہ کر سکا ہو تب بھی اس کا نام مغفرت پانے والوں میں لکھا جائے گا۔ بندے کے ہر عضو سے گناہ سرزد ہوتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ ہر عضو سے متعلق توبہ کی جائے۔

کبیرہ گناہوں کی تفصیل:

حضرت قدوۃ الکبریٰ فرماتے تھے کہ گناہ کبیرہ کی تعداد سولہ ہے۔ دو کبیرہ ہاتھ کے ہیں۔ ایک چوری کرنا اور دوسرا بغیر کسی وجہ کے مومن کا قتل کرنا۔ چار زبان سے سرزد ہوتے ہیں۔ اول گالی بکنا، دوم جھوٹ بولنا، سوم با عصمت عورت پر بہتان باندھنا۔ چہارم جھوٹی قسم کھانا۔ تین گناہ پیٹ کے ہیں۔ پہلا سود کھانا، دوسرا شراب نوشی اور تیسرا یتیم کا مال کھانا۔ دو پوشیدہ اعضا کے ہیں۔ ایک زنا اور دوسرا لواطت۔ ایک کبیرہ پاؤں کا ہے اور وہ جہاد سے بھاگنا ہے۔ چار کبیرہ کا تعلق دل سے ہے۔ پہلا اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، دوسرا گناہ پر اصرار کرنا، تیسرا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جانا، چوتھا اللہ تعالیٰ کے مکر (خفیہ تدبیر) سے خود کو محفوظ سمجھنا۔ ان چار گناہوں کا تشریح یہ ہے۔

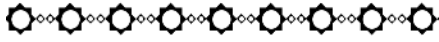
(۱) شرک یہ ہے کہ ہر بدی اور نیکی جو کسی سے وجود میں آئے (خدا کے سوا) اور سب دیکھے۔

(۲) گناہ پر اصرار یہ ہے کہ جو گناہ سرزد ہو اُسے سہل جانے اور بار بار گناہ کرتا رہے اور اس گناہ پر فخر کرے۔

(۳) اللہ کی رحمت سے مایوسی یہ ہے کہ اس قدر ناامید ہو جائے کہ اب میری بخشش نہیں ہوگی۔

(۴) اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے خود کو محفوظ سمجھنا یہ ہے کہ گناہ سرزد ہونے کے باوجود اس گمان میں رہے کہ میری بخشش ہو جائے گی۔

حضرت قدوۃ الکبریٰ فرماتے تھے کہ گناہ کی کئی نوعیتیں ہیں۔ عوام کا گناہ۔ خواص کا گناہ۔ اور انحص الخواص (خواص میں بھی خاص) کا گناہ۔ انحص کا گناہ انبیا کا گناہ ہے۔ خواص کا گناہ دل میں خطرات وغیرہ کا پیدا ہونا اور حب جاہ ہے۔ عوام کا گناہ اوامر کی نافرمانی اور نواہی کا ارتکاب ہے لیکن انحص الخواص جو انبیا ہیں ان کا گناہ عوام اور خواص کے مانند نہیں ہوتا۔ اس کی توضیح مشکل ہے بس رمز و اشارے کیے جاسکتے ہیں۔ ارباب شریعت اس کی حقیقت کا ادراک نہیں کر سکتے کیوں کہ وہ اس کے ادراک سے بے بہرہ ہیں (البتہ) اصحاب حقیقت ان حقائق سے بہرہ مند ہیں اور یہ سعادت انھیں کونصیب ہے۔



ابیات :

نبا شد ہر کسے در خوردِ اسرار
کہ شکر را نیا بد کامِ بیمار
بآں کس می تواناں این راز گفتن
کہ آرد در دل و جانش نہفتن

ترجمہ: ہر شخص اسرار کے لائق نہیں ہوتا (جس طرح) بیمار کو مٹھاس کا ذائقہ محسوس نہیں ہوتا۔ یہ راز تو صرف اسی شخص کو بتایا جاسکتا ہے جو اسے دل و جان میں چھپانے کا سلیقہ رکھتا ہے۔

عین القضاة ہمدانی نے اس کے متعلق اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس گناہ کا ترک کرنا کفر ہے اور پیروی کرنا طاعت ہے۔ ذنوب الانبیاء وصل الی الحق لا نهم یبعوثون من حیث الحق فی کل ذنب یعنی انبیا کا گناہ قرب حق کے حصول میں ہے۔ وہ سب ہر خطا (کے معاملے) میں حق کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

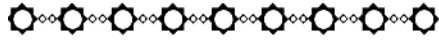
ابلیس کا گناہ اس کا خدا سے عشق تھا اور مصطفیٰ ﷺ سے خدا کو عشق ہے، آپ حق کے محبوب ہوئے۔ لَیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ ط (تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے۔) اس گناہ سے مراد انانیت ہے جو آدم اور آدم صفت لوگوں کو ودیعت کی گئی ہے یعنی انھیں اس میں داخل ہیں۔ اگر اس گناہ کا ایک ذرہ جو مصطفیٰ ﷺ کے راستے میں رکھی گئی تھی، کونین پر ڈال دیا جاتا تو تمام عالم نیست و نابود ہو جاتا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اس گناہ کی تمنا تھی، انھوں نے کہا تھا اے کاش مصطفیٰ ﷺ کا سہوا اور گناہ میرے حصے میں آتا۔

راز محمودی کے محرم اور ناز مسعودی کے حامل ایاز کے بارے میں منقول ہے، وہ کہتا تھا کہ میں نے سلطان کا کوئی گناہ اس سے بڑھ کر نہیں سنا کہ وہ مجھے خصوصیت کے تخت پر بٹھاتا ہے اور محبوبیت کی نعمت سے نوازتا ہے اور کہتا ہے کہ اے ایاز تو نے میرے باغِ عشق کو سیراب کر دیا اور گلستانِ شوق کو نہال کر دیا۔ اس راز سے مطلع ہونا ہر بوالہوس کے بس کا نہیں ہے لیکن صاحبِ اسرار عارف ہی اس سے آگاہ ہوتا ہے۔ ابیات :

گدائے کوچہ گردے کز گدائی
بود محرم مجرم بادشاہی

ترجمہ: کوچہ گرد فقیر گدائی کی بدولت حرم شاہی کا محرم ہو جاتا ہے۔

بہ لطفش آں چناں منسوب گردد
کہ از دیگر کساں محبوب گردد



ترجمہ: وہ گدا بادشاہ کے لطف کے ساتھ اس طرح منسوب ہو جاتا ہے کہ دوسرے لوگوں سے زیادہ بادشاہ کا محبوب ہو جاتا ہے۔

نثارِ او کند صد تاج و اورنگ
طفیلِ او کند صد ملک ہوشنگ

ترجمہ: بادشاہ اس پر بہت سے تاج و تخت نثار کر دیتا ہے۔ ہوشنگ (قدیم ایرانی بادشاہ) کے سینکڑوں ملک اس پر فدا کر دیتا ہے۔

ایازِ او بود از جاں چو محمود
عدم داند بہ پیشش جملہ موجود

ترجمہ: اس کا ایاز (غلام) جان سے محمود ہو جاتا ہے اور تمام موجودات اس کے سامنے نیست ہو جاتے ہیں۔

بدو گوید ز رازِ دل فسانہ
در آید در نیازِ عاشقانہ

ترجمہ: اس سے رازِ دل کا افسانہ بیان کرتا ہے اور نیازِ عشق (کی دہلیز) میں داخل ہو جاتا ہے۔

کہ اے از تو معطر گلشنِ عشق
و اے از تو منور گلبدینِ عشق

ترجمہ: کہ اے (دوست) تجھ سے گلستانِ عشق معطر ہے اور عشق کا سرخ گلاب تیرے وجود سے منور ہے۔

شبستانِ ہوا آراست از تو
گلستانِ وفا پیراست از تو

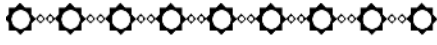
ترجمہ: تیری ذات سے خواب گاہِ آرزو آراستہ اور گلستانِ وفا پیراستہ ہے۔

از انجائیکہ ز ینساں راز باشد
بہم دیگر نیاز و ناز باشد

ترجمہ: اس نوعیت کا راز جہاں بھی ہوتا ہے ایک دوسرے سے ناز و نیاز ہوتا ہے۔

چہ باشد گر دران بزمِ سعادت
گناہِ او بود عینِ عبادت

ترجمہ: اس بزمِ سعادت میں اگر خطا سرزد ہو تو عینِ عبادت ہے۔



اَشْرَفِ آں کس بداند ایں گنہ را

کہ داند سَرِ ماہیت گنہ را

ترجمہ: اے اشرف اس گناہ کے بارے میں وہی شخص جانتا ہے جو گناہ کی ماہیت کے راز سے آشنا ہے۔

اس نوعیت کے اسرار کی تشریح شریعت میں ممنوع ہے بلکہ خطرات میں مبتلا ہونا خیال کیا گیا ہے۔

حضرت قدوۃ الکبریٰ فرماتے تھے کہ لوگوں نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ وہ کون سی معصیت ہے جو بندے کو اللہ تعالیٰ تک پہنچاتی ہے اور وہ کون سی طاعت ہے جو بندے کو اللہ تعالیٰ کی قربت سے دور کرتی ہے۔ فرمایا وہ طاعت جو غرور پیدا کرے دوری کا سبب بن جاتی ہے اور وہ معصیت جس کے سرزد ہونے کے بعد پشیمانی ہو اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچاتی ہے۔

فرد:

گنہ گار اندیشناک از خدائے

بے بہتر از عابد خود نمائے

ترجمہ: وہ گنہ گار جو اللہ تعالیٰ کا خوف کرتا ہے وہ خود نما عبادت گزار سے ہزار درجے بہتر ہے۔

حضرت قدوۃ الکبریٰ اپنے خواجہ کا قول نقل فرماتے تھے کہ معصیت سے توبہ ایک بار ہوتی ہے اور عبادت سے توبہ ہزار بار ہوتی ہے۔ بعض لوگوں نے شیخ الشیوخ (حضرت شہاب الدین سہروردیؒ) کو تحریر کیا، حضرت نے جواب میں فرمایا کہ عمل کرتے رہو اور غرور سے استغفار کرتے رہو۔ حضرت قدوۃ الکبریٰ فرماتے تھے کہ اکابر سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص سے گناہ سرزد ہو اور گناہ کرتے وقت اس کے دل میں خیال آئے کہ اللہ تعالیٰ غفار ہے مجھے معاف فرمائے گا اور وہ سببِ فعل سے واقف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے جرم سے درگزر فرمائے گا۔

ط اس مصرعے میں اَشْرَفِ کے بجائے اَشْرَفُ پڑھا جائے تو مصرع باوزن ہو جائے گا۔